اس پر اس اجلاس کا پروگرام ختم ہوا۔ بارہ بج چکے تھے اس لیے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس چہارم بروز ہفتہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۷ء یہ اجلاس خاص تھا اور امیر جماعت کی اختتامی تقریر اور ہدایات کے لیے مختص تھا۔ اجلاس حسب پروگرام امیر جماعت کی قیامگاہ پر ٹھیک ڈھائی بجے شروع ہوا اور اس اجلاس میں امیر جماعت نے حسب ذیل تقریر کی:

امیر جماعت کی اختتامی تقریر اور ہدایات الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

رفیقو اور دوستو! اس وقت ہم ہندوستان کی تاریخ کے ایک بہت نازک اور فیصلہ کن مرحلے سے گزر رہے ہیں اور یہ مرحلہ جس طرح ہندوستان کے باشندوں کی قسمت کے لیے فیصلہ کن ہے اسی طرح ہماری اس تحریک کے لیے بھی فیصلہ کن ہے۔ اس لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس موقع پر ہم پوری ہوشمندی کے ساتھ اپنے اُس مقصد کو جس کے لیے ہم کام کرنا چاہتے ہیں، اور ان حالات کو جن میں ہمیں کام کرنا ہے، اور اس رخ کو جس کی طرف یہ حالات جا رہے ہیں، اور جس میں سے ہمیں اپنا راستہ نکالنا ہوگا، اچھی طرح سمجھ لیں، اور ہمارا ہر کارکن پوری بصیرت کے ساتھ یہ جان لے کہ موجودہ اور آئندہ حالات میں اسے کس حکمت عملی پر کاربند ہونا ہے۔

ہماری اس تحریک کا مقصد، جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں، صاف اور واضح الفاظ میں یہ ہے کہ ہم اس صحیح طریق زندگی کو جس کا نام اسلام ہے انفرادی اور اجتماعی طور پر عملاً قائم کریں، اپنے قول و عمل سے اس کا ٹھیک ٹھیک مظاہرہ کریں، دنیا کو اس بات پر مطمئن کرنے کی کوشش کریں کہ اسی طریق زندگی میں اس کے لیے فلاح اور سعادت ہے، اور موجودہ باطل نظاموں کی جگہ وہ نظام حق برپا کرنے کی جد و جہد کریں جو سراسر اس طریق زندگی پر مبنی ہو۔ اس مقصد کے لیے اگرچہ ہمیں کام تو ساری دنیا اور تمام نوع انسانی میں کرنا ہے، لیکن فطرۃً ہمارے کام کی جگہ وہی سرزمین ہے جہاں ہم پیدا ہوئے ہیں، جہاں کی زبان ہماری زبان ہے، جہاں کی رسم و رواج سے ہم واقف ہیں، جہاں کے نفسیات سے ہم آشنا ہیں اور جہاں کی معاشرت سے ہمارا پیدائشی رشتہ ہے۔ خود پیغمبرؐ کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اپنے وطن ہی کو جائے عمل اور مقام دعوت قرار دیا تھا، حالانکہ ان کا پیغام ساری دنیا کے لیے تھا